

قرآن - اہل سنت اور اہل تشیع کی نظر میں

<"xml encoding="UTF-8?>

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ باطل کبھی اس کے منہ نہیں آسکتا، نہ سامنے سے نہ پیچھے سے۔ احکام، عبادات اور عقائد کے بارے میں قرآن مسلمانوں کے لیے مرجع اعلیٰ ہے، جو اس میں شک کرتے یا اس کی توبین کرتے اسلام پر پھر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ قرآن کے تقدیس، احترام اور بغیر طہارت کے اس کو چھوٹے کی ممانعت پر سب مسلمانوں کا انفاق ہے۔ لیکن اس کی تفسیر اور تاویل کے بارے میں مسلمانوں میں اختلاف ہے: شیعوں کے نزدیک قرآن کی تفسیر اور تاویل کا حق صرف ائمہ اہل بیت کو ہے۔ جبکہ اہل سنت اس سلسلہ میں یا تو صحابہ پر اعتماد کرتے ہیں یا ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک پر۔

قدرتی طور پر اس صورت حال کی وجہ سے احکام اور بالخصوص فقہی احکام میں اختلاف پیدا ہوا۔ کیونکہ خود اہلسنت کے چاروں مذاہب میں آپس میں کافی اختلاف ہے، تو یہ کوئی حیرت کی بات نہیں کہ شیعوں اور سنیوں میں اور بھی زیادہ اختلاف ہو۔

میں نے کتاب کے شروع میں کہا ہے کہ اختصار کے پیش نظر میں شاید چند ہی مثالیں دے سکوں۔ اس لئے جو کوئی مزید تحقیق کا خواہشمند ہے، اس کے لئے ضروری ہے وہ سمندر کہ تم میں غوطہ زن ہو تاکہ حسب توفیق کچھ جواہر پارے اس باتھ آسکیں۔

اہل سنت اور اہل تشیع کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے سب احکام بتلادیئے ہیں اور اس کی تمام آیات کی تفسیر بیان کر دی ہے، لیکن اس بات میں اختلاف ہے کہ آپ کی وفات کے بعد قرآن کی تفسیر

اور تاویل کے لئے کس سے رجوع یا جائے؟

اہل سنت کہتے ہیں کہ سب صحابہ قرآن کی تفسیر کے بدرجہ اولیٰ اہل ہیں اور ان کے بعد تمام علماء امت اسلامیہ۔ جہاں تک تاویل کا تعلق ہے تو اہل سنت کی اکثریت کا کہنا یہ کہ "وما یعلم تاویله الا اللہ" بخز اللہ کے کسی کو اس کی تاویل کا علم نہیں۔ اس موقع پر مجھے وہ گفتگو یاد آگئی جو ایک دفعہ میرے اور تیونس کے مشہور عالم زغوانی کے مابین ہوئی تھیں۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تھا جو حضرت موسیٰ کے ملک الموت کو تھپڑ مار کر ان کی آنکھ نکال دینے کے بارے میں بخاری اور مسلم میں آئی ہے

(1)

شیخ زغوانی بخاری پڑھانے اور اس کی شرح کے مابر سمجھے جاتے تھے انہوں نے فوراً جواب دیا: جی ہاں! یہ حدیث بخاری میں موجود ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ بخاری میں جو بھی حدیث ہے اس کی صحت کے بارے میں شک نہیں کیا جاسکتا۔

میں نے کہا: - میں سمجھا نہیں، کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اس کی تشریح فرمادیں؟!

وہ: صحیح بخاری کتاب اللہ کی طرح ہے، جو سمجھ سکتے ہو اسے سمجھ لو، جو نہیں سمجھ سکتے اسے چھوڑ دو اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد کردو۔

میں :- صحیح بخاری کس طرح قرآن کی طرح ہے؟ ہم سے تو قرآن کو بھی سمجھنے کے لئے کہا گیا ہے؟
وہ : هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحَكَّمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخْرُ مُنْتَشَابَهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ رَيْغُ فَيَتَبَعُونَ مَا نَتَشَابَهَ مِنْهُ ابْنَيَاءِ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلُّ مَنْ عَنْدَ رَبِّنَا وَمَا يَذَكَّرُ إِلَّا أُوْلُوا الْأَلْبَابِ (2)

میں بھی شیخ زغوانی کے ساتھ ساتھ تلاوت کر رہا تھا، میں نے الا الله کے بعد پڑھا والراسخون فی العلم تو انہوں نے چیخ کر کھا۔

وہ :- ٹھہرو! اللہ کے بعد وقف لازم ہے۔

میں :- حضرت! واو عاطفہ ہے، الراسخون فی العلم کا عطف اللہ پر ہے۔

وہ:- یہ نیا جملہ ہے : والراسخون فی العلم یقولون آمَنَّا به کل من عند ربنا (3) گو وہ اس کی تاویل سے ناواقف ہوں -

میں :- حضرت! آپ تو بڑے عالم ہیں، آپ کیسے اس مطلب کو تسلیم کرتے ہیں؟

وہ:- اس لیے کہ صحیح تفسیر یہی ہے۔

میں :- یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ، نے ایسا کلام نازل کیا ہے جس کا مطلب صرف وہی جانتا ہے۔ آخر اس میں کیا حکمت ہے؟ ہمیں تو قرآن پر غور کرنے اور اس کو سمجھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ قرآن نے تو لوگوں کو لکھا ہے کہ اگر ہو سکے تو اس جیسی کوئی آیت یا کوئی ایک سورت بنانکر لے آؤ۔ اگر اللہ کے سوا کوئی قرآن کو سمجھتا ہی نہیں تو پھر اس چلینج کا کیا مطلب ہے؟ اس پر شیخ زغوانی ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جو مجھے ان کے پاس لیکر گئے تھے اور کہنے لگے: "تم میرے پاس ایسے آدمی کو لے کر آئے ہو جو مجھے صرف لاجواب کرنا چاہتا ہے، وہ کوئی سوال پوچھنا نہیں چاہتا" پھر انہوں نے ہمیں یہ کہتے ہوئے رخصت کر دیا کہ: "میں بیمار ہوں، تم میری بیماری بڑھانے کی کوشش نہ کرو"۔ جب ہم ان

کے پاس سے نکلے تو میرے ساتھیوں میں سے ایک تو مجھ سے سخت خفا تھا، باقی چار میرے طرفدار تھے اور کہہ رہے تھے کہ معلوم ہو گیا کہ بقول شخصی "شیخ بالکل کورے ہیں" اب میں پھر اصل موضوع پر آتا ہوں۔

قرآن کی تاویل نہ کرنے پر سب اپنے سنت کا اتفاق ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک قرآن کی تاویل کا علم صرف اللہ کو ہے۔ لیکن شیعہ کہتے ہیں کہ ائمہ اہلی بیت ع قرآن کی تفسیر اور تاویل دونوں کے اپنے ہیں اور راسخون فی العلم

سے وہی مراد ہیں اور وہ اپنے ذکر ہیں جن سے رجوع کرنے کا اللہ نے ہمیں اس آیت میں حکم دیا ہے:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (4) اور یہی ۵ ہیں جن کو اللہ نے منتخب قرار دیا ہے اور اپنی کتاب کے علم کا وارث بنایا ہے۔ ارشاد ہے: "ثُمَّ أُوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا" (5)

اسی مقصد کے لئے رسول اللہ نے انہیں قرآن کا ہمدوش اور ثقینل میں سے ایک قرار دیا ہے اور ان سے تمسمک کرنے کا سب مسلمانوں کی وحکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا:

"ترکت فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہلی بیتی ما ان تم سکتم بهما لن تضلوا بعدي ابدا" (6)

میں تمہارے درمیان دو گران قدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں ایک توالہ کی کتاب اور دوسرا مری عترت، میرے اپنے بیت جب تک تم ان کا دامن تھامے رہو گے، میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

مسلم کے الفاظ ہیں: "کتاب اللہ اور میرے اہلی بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلی بیت کے بارے میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ آپ نے یہ الفاظ تین بار فرمائے (7)"

سچی بات یہ ہے کہ میرا رجحان شیعہ قول کی طرف ہے کیونکہ وہ زیادہ سمجھ میں آئے والا ہے۔ قرآن کا ظاہر

بھی ہے اور باطن بھی ، اس کی تفسیر بھی ہے اور تاویل بھی - یہ بھی ضروری ہے کہ صرف اہل بیت ع ہی کو اس کے سب علوم سے واقف ہونا چاہیئے کیونکہ یہ سمجھہ میں آنے والی بات نہیں ہے کہ اللہ سبحانہ ، سب لوگوں کو قرآن کی سمجھہ عطا کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے : " وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْجَلْمِ " علمائی اسلام تک میں قرآن کی تفسیر میں اختلاف ہے ، مگر جیسا کہ خود اللہ نے گواہی دی ہے راسخون فی العلم قرآن کی تاویل سے واقف ہیں - اس لئے ان کے مابین قرآن کی تفسیر میں اختلاف نہیں ہو سکتا ۔

یہ بھی بالبدایت معلوم ہے کہ اہل بیت سب سے زیادہ پرہیزگار ، سب سے زیادہ متقدی اور سب سے افضل تھے - فرزدق نے ان کے بارے میں کہا ہے -

وَإِنْ عَدَّأَهُلَ التَّقْىٰ كَانُوا أَئْمَّتَهُمْ

وَإِنْ قَيْلَ مِنْ خَيْرَ أَهْلِ الْأَرْضِ قَيْلَ هُمْ

اگر اہل تقوی کو گنوایا جائے تو یہ ان سب کے امام ہیں - اور اگر پوچھا جائے کہ دنیا میں بہترین لوگ کون ہیں تو کہا جائے گا کہ یہی تو ہیں ۔

میں اس سلسلے میں صرف ایک مثال پر اکتفا کروں گا جس سے ظاہر ہو جائیگا کہ شیعہ وہی کچھ کہتے ہیں جو قرآن کہتا ہے اور جس کی تائید سنت نبوی سے ہوتی ہے - آئیے یہ آیت پڑھیں ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : " فَلَا أُقْسِمُ بِمَا وَاقَعَ النُّجُومُ وَإِنَّهُ لَقَسْمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ إِنَّهُ لَقْرآنٌ كَرِيمٌ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ لَا يَمْسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ "....

میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کی جگہ کی ، اور اگر تم سمجھو تم یہ ایک بڑی قسم ہے - واقعی یہ ایک قابل احترام قرآن ہے ، ایک خفیہ کتاب میں ، جسے کوئی مس نہیں کرسکتا سوائے ان کے جو پاک کیے گئے ہیں ۔ (سورہ واقعہ - آیات 75-79)

ان آیات سے بغیر کسی ابہام کے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ اہل بیت ع ہیں جو قرآن کے چھپے ہوئے معنی سمجھہ سکتے ہیں ۔

اگر ہم غور سے دیکھیں تو یہ قسم جو رب العزت نے کھائی ہے واقعی ایک بڑی قسم ہے بشرطیکہ ہم سمجھیں ، کیونکہ اللہ نے (دوسری سورتوں میں) قسم کھائی ہے ، عصر کی ، قلم کی ، انجیر کی ، زیتون کی ، ان کے مقابلے میں موافق النجوم یعنی ستاروں کی جگہوں کی یا ستاروں کی منازل کی قسم ، ایک بڑی قسم ہے کیونکہ ستاروں کی منازل اللہ کے حکم سے پر اسرار طور پر کائنات پر اثر انداز ہوتی ہیں ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب اللہ قسم کھاتا ہے تو یہ قسم کسی بات کی ممانعت کے لئے نہیں ہوتی بلکہ کسی بات کی نفی یا اثبات کے لئے ہوتی ہے ۔

قسم کے بعد اللہ سبحانہ زور دے کر کہتا ہے کہ واقعی یہ قابل احترام قرآن ، ایک کتاب مکنون میں ہے اور مکنون خفیہ یا چھپے ہوئے کو کہتے ہیں ۔ اس کے بعد ہے " لَا يَمْسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ " اس میں لا نفی کے لیے ہو سکتا ہے کیونکہ قسم کے بعد آیا ہے ۔ یہی کے معنی یہاں درک کرنے اور سمجھنے کے ہیں ، ہاتھ سے چھوٹے کے نہیں جیسا کہ بعض کا خیال ہے ۔ دراصل مس اور رلمس دولفظ ہیں اور دونوں کے معنی میں فرق ہے ۔ ارشاد خداوندی ہے : " إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُونَ " (8) دوسری جگہ ارشاد ہے : " الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُولُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ " (9) ان آیات میں مس کا تعلق دل ودماغ سے ہے ہاتھ سے چھوٹے سے نہیں ۔ ہم پوچھتے ہیں یہ کیسی بات ہے کہ

الله سبحانہ، تو قسم کھا کر کھتا ہے کہ قرآن کو کوئی چھو نہیں سکتا بجز اس کے جو پاک کئے گئے۔ جبکہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ بنی امیہ کے حکمران افلاس ایمانی کے سبب توہین قرآن کے مرتکب ہوتے رہے ہیں اور ولید بن مروان نے توہیناں تک کھاتھا کہ

"تم ہر جابر سرکش کو عذاب سے ڈراتا ہے اور میں بھی جابر اور سرکش ہوں، جامحشر میں اپنے رب سے کہہ دینا کہ ولید نے مجھے پھاڑدیا تھا۔"

ہم نے خود دیکھا ہے کہ جب اسرائیلوں نے بیروت پر قبضہ کیا تو انہوں نے قرآن پاک کو اپنے پیروں تلے روندا اور جلایا۔ اس کے دل ہلادینے والی تصویر یہ ٹیلویژن پر دکھائی گئی تھیں۔ (10)

اس لئے یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ قسم کھائے اور پھر قسم توڑے۔ البتہ اللہ سبحانہ، نے اس کی نفی کی ہے کہ قرآن مکنون کے معانی کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے، بجز اس کے ان منتخب بندوں کے جنہیں ان سے چن لیا ہے خوب پاک کیا ہے۔ اس آیت میں مطہرون اسم مفعول کا صغیر ہے جس کا معنی ہیں: "وہ جو پاک کیے گئے" سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا"

الله تو بس یہی چاہتا ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس (11) کو دور رکھے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔ (سورہ احزاب۔ آیت 32)

سوا س آیت میں "لَا يَمْسِي إِلَّا مَطْهُورُون" کے معنی ہیں کہ "قرآن کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھتا سوائے اہل بیت کے" اسی لئے رسول اللہ ص نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"النَّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغُرُقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنْ إِخْتِلَافٍ فَإِذَا خَالَفُوهَا قَبْيلَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ الْإِبْلِيسِ." ستارے زمین والوں کو ڈوبنے سے بچاتے ہیں اور میرے اہل بیت ع میری امت کو اختلاف سے بچاتے ہیں۔ جب عرب کا کوئی قبیلہ میرے اہل بیت ع کی مخالفت کرتا ہے تو اس قبیلے میں پھوٹ پڑجانی ہے اور وہ ابلیس کی جماعت بن جاتا ہے۔ (12)

اس لیے شیعوں کا یہ کہنا کہ قرآن اہل بیت ع ہی سمجھتے ہیں ایسی بات نہیں جیسا کہ اہل سنت دعوی کرتے ہیں کہ شیعہ تو جھوٹ بولتے ہیں اور اہل بیت ع کی محبت میں غلو کرتے ہیں کیونکہ شیعوں کی تائید میں دلائل صحاح ستہ میں موجود ہیں۔

(1):- صحیح بخاری جلد 2 ص 163 باب وفات موسی اور مسلم جلد 2 ص 300 باب فضائل موسی۔

(2):- وہ وہی اللہ ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری۔ اس میں کچھ مکمل آیتیں ہیں جن پر اصل کتابکا مدار اور کچھ متشابہ آیتیں ہیں۔ اب جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اس کے اسی حصے کے پیچھے ہولیتے ہیں جو متشابہ ہے۔ ان کا مقصد شورش پھیلانا اور متشابہ آیات کا غلط مطلب نکالنا ہے حالانکہ ان آیات کا صحیح مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور۔" (سورہ آل عمران۔ آیت 7)

(3):- اور راسخون فی العلم کہتے: "ہم تو اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے"

(4):- اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو (سورہ نحل۔ آیت 43) (تفسیر طبری جلد 14 صفحہ 109، تفسیر ابن کثیر جلد 2).

(5):- پھر ہم نے وارث بنایا کتاب کا ان کو جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ (سورہ فاطر آیت 32)

(6) جامع ترمذی جلد 5 صفحہ 329۔ حدیث 3874 مطبوعہ دارالفکر بیروت۔

- (7):- صحیح مسلم جلد 2 صفحہ 362 باب فضائل علی بن ابی طالب ع
- (8):- جو لوگ متقی ہیں جب انہیں کوئی شیطانی خیال ستاتا ہے تو اللہ کو یاد کرتے ہیں جس سے انہیں یکایک سجھائی دینے لگتا ہے - (سورہ اعراف۔ آیت 201)
- (9):- جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) ایسے اٹھیں گے جیسے وہ اٹھتا ہے جو شیطان کے اثر سے خبطی ہو گیا ہو - (سورہ بقرہ۔ آیت 275)
- (10):- پاکستان جیسے اسلامی ملک میں بھی مذہبی و سیاسی جھگڑوں میں قرآن جلالے جاتے ہیں اور مسجدوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے جو باعث شرم اور قابل مذمت ہے (ناشر)
- (11):- برائی اور بری چیز کو رجس کہتے ہیں - رجس کی مختلف اقسام ہیں :- کوئی چیز طبیعی طور پر بری ہوتی ہے مثلا مردار .. یا عقلی طور پر مثلا جوا .. اور یا شرعی طور پر ہی ہوتی ہے مثلا شرک - (ناشر)
- (12):- یہ حدیث حاکم نے ابن عباس کے حوالے سے مستدرک علی الصحیحین جلد 3 میں بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں مگر بخاری اور مسلم نے یہ حدیث روایت نہیں کی -